© rasailojaraid.com

بڑھانا چاہیے۔ مگر تنقید یہ نہیں کہ آپ کسی کے اشعار یا نثر پارے پیش کر کے سامنے ذرا سا اظہار رائے کر دیں، بلکہ موضوعات ہوں یا کردار یا اسالیب ان میں بھلے بُرے کی جو ملاوٹ ہے ان دونوں کو نتھار کر الگ الگ کریں اور ان کا تقابلی مطالعہ کرائیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کے لیے ان کی آئندہ کتاب کا انتظار کرنا چاہیے۔

اس وقت تو یہی بڑی بات ہے کہ ان کا قلم کشمیر (بھارت) میں اس اُردو کی خدمت کر رہا ہے جو برصغیر میں ہندو مُسلم سماجی اور سیاسی رابطوں سے غیر مصنوعی طور پر وجود میں آئی۔ اُمید ہے کہ پریمی صاحب ان مخلصانہ باتوں سے کوئی غلط اثر نہ لیں گے۔

افکار کی خوشبو از جناب اعجاز رحمانی۔ بہ اہتمام بزمِ قرطاس وقلم پاکستان۔ ملنے کا پتہ (۱)، ۵-ای۔ ۷/۷ نیو کراچی۔ (۲) بی۔۱۶۰، بلاک ۱۰، گلشنِ اقبال، کراچی۔

اعجاز رحمانی کراچی کے حلقہ ہائے سخن میں نفوذ رکھنے والے جوان سال شاعر ہیں۔ نہ صرف اعلیٰ درجہ کے شعر کہتے ہیں بلکہ ان کو پڑھتے بھی بڑے اچھے ترنم سے ہیں۔ آواز میں زور ہے، لہٰذا اکثر اپنا رنگ جما لیتے ہیں۔ ایک خصوصیت ان کی یہ ہے کہ انہیں حضورؐ سے محبت ہے اور وہ خوبصورت نعتیں لکھتے ہیں۔ اب اسی محبتِ نبویؐ نے کام کے ایک ایسے راستے پر انہیں ڈالا ہے کہ انہوں نے ۲۵۰ احادیث مبارکہ کا منظوم ترجمہ "افکار کی خوشبو" کے نام سے پیش کیا ہے۔ ہر ورق پر اصل متن، پھر نثر میں اُردو ترجمہ اور بعد ازاں منظوم ترجمہ ملتا ہے۔ اس منظوم ترجمے کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ بچے یا بڑے بہ آسانی اسے یاد کر سکتے ہیں۔

اس مجموعے کو میں نے دو حیثیتوں سے دیکھا ہے۔ ایک یہ کہ اُردو شاعری میں ترجمہ کرتے ہوئے حشو و زوائد کا نقص کہیں کہیں نمودار ہے۔ بعض جگہ ایک یا دو مصرعے حدیث کے اصل الفاظ سے زائد ہیں، دوسرے بعض ایسے مقامات جہاں حدیث میں زور دیا گیا ہے، اُردو میں وہ زور منتقل نہیں ہو سکتا۔ (مثلاً مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا ...... الخ والی حدیث)، حالانکہ حدیث کے معاملے میں دو احتیاطیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ لفظوں میں کمی بیشی نہ ہو اور دوسرے

© rasailojaraid.com